ہدایت نامہ کارروائی مقدمات دیوانی

مولفہ

عدالت العالیہ ہائی کورٹ کلکتہ

جسکو

باجازت عدالت موصوف

بابو بیجناتھ صہ بی اے منصف مظفرنگر ضلع سہارنپور

نے

ترجمہ کیا معہ شرح و نظایر متعلقہ کارروائی کے

سنہ ۱۸۷۸ع

مطبع بہار ہند علیگڈھ مین باہتمام بابو طوطارام
و مادھو پرشاد صاحب طبع ہوا

قیمت فی جلد ۸/ — تعداد جلد ۱۰۰۰

ہدایت نامہ کارروائی مقدمات دیوانی

مولفہ

عدالت العالیہ ہائی کورٹ کلکتہ

جسکو

باجازت عدالت موصوف

بابو بیجناتھ بی اے منصف مظفرنگر ضلع سہارنپور

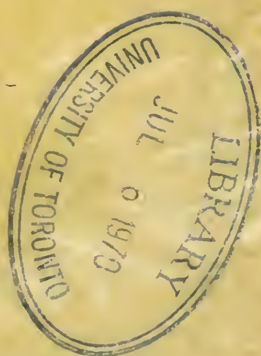
نے

ترجمہ کیا معہ شرح و نظایر متعلقہ کارروائی مذکور

۱۸۷۸ع

مطبع بہار ہند علیگڈھ مین باہتمام بابو طوطا رام
و مادھو پرشاد صاحب طبع ہوا

قیمت فی جلد ۸؍ تعداد جلد ۱۰۰۰


UNIVERSITY OF TORONTO
LIBRARY
JUL 0 1970

دیباچہ



کتاب ہذا سابق مین انرائیل مسٹر فر صاحب بہادر جج عدالت العالیہ ہائی
کورٹ کلکتہ نے بطور لکچر کے تالیف کی تہی مگر بوجہہ ہونے مفید عام کے
عدالت موصوف نے کتاب مذکور کو اپنے اہتمام سے شایع کرا کے جملہ
عدالتہاے ماتحت مین بہیجا اور منجملہ سرکلرات کے اوسے بہی ایک سرکلر
قرار دیا مین نے ترجمہ کتاب مذکور حسب اجازت عدالت موصوف کے کیا ہے
اور صرف ترجمہ ہے نہین بلکہ بوجہہ رایج ہونے ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۷ع کی بجاے
دفعات ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع دفعات ایکٹ مذکور قایم کردی ہین اور نیز تعریفات
ضروری مثل بناء مخاصمت و استحقاق نالش و پلیڈنگس وغیرہ اکثر نظایر
حال متعلقہ کارروائی زیادہ کردی ہین کتاب ہذا پانچ حصوں پر منقسم ہے
حصہ اول کارروائی قبل سماعت مقدمہ سے متعلق ہے کہ اوسمین وقت
گذرنے عرضی دعوی سے تا تحریر تنقیحات جملہ کارروائی عدالت کا ذکر ہے
حصہ دوم مین سماعت مقدمہ کا ذکر ہے اور اوسمین طرز لینے اظہار گواہان

اور کرنے تقریر اور اجرا کمیشن و غور نسبت وقعت شہادت زبانی
و دستاویزی کے بخوبی تصریح کی گئی ہے حصہ سوم اجراے ڈگری سے
متعلق ہے اوسمین نسبت تحریر کرنے ڈگریات و دیگر مباحثات کہ جو وقت
گذرنے درخواست اجراے و تصفیہ تعداد و اصلات کے پیش ہوتی ہین
تصریح کی گئی ہے حصہ چہارم متعلق اپیل سے ہے حصہ پنجم مین قاعدہ
نویسیل نتہیات الف دبے کا ذکر ہے اسقدر حصہ اہل عملہ کو نہایت
مفید ہے اس تحریر سے واضح ہوگا کہ یہہ کتاب صرف حکام اور وکلاء کے
لیئے ہے مفید نہین ہے بلکہ امیدواران وکالت کو بہی مفید ہے
اور اگر اسپر کماحقہ عملدرآمد کیا جاوے تو وہ غلطیان جو اکثر کارروائی
مین عدالتہاے مفصل کے ہوتی ہین عموماً نہونگے اور گو ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۷ء [illegible]
نہایت مصرح ہین لیکن اوسے اس کتاب کی خوبی اور فوائد مین مطلق فرق نہین
آتا مثلاً گو ایکٹ ہذا مین یہہ لکھا ہے کہ تنقیحات کس کس کاغذ سے قایم
ہونی چاہیئے ہین مگر یہہ نہین لکھا کہ عدالت ہر کاغذ پر کسیطرح سے غور کرکے
کس کس امور کو شامل تنقیح کرے اور کسکو نکرے اسیطرح پر گو قانون [illegible]
گواہ سے اون سوالات پوچھنے کی نسبت جو نہین پوچھی جاسکتی ممانعت
لکھی ہے مگر یہہ نہین لکھا کہ مقدمہ کسطرح پر اور تقریر کسطرح پر شروع ہونی
چاہیئے اور ہر قسم کی شہادت پر حاکم عدالت کو کسطرح غور کرنا چاہیئے

اور شہادت زبانی کے بمقابلہ شہادت دستاویزی کیا وقعت
ہے امیدواران وکالت کے لیئے یہہ کتاب کلید قفل امید اور اسطرح
مفید ہے کہ ہر چہ کارروائی مین اکثر لوک بوجہ عدم وقفیت
تحریر کرنے تنقیحات درست کی ونیز دیگر کارروائی کے ناکامیاب
ہوجاتے ہین انکو اس سے بہت مدد ملیگی اس ترجمہ کی قیمت بہت
کم اسواسطے رکھی گئی ہے کہ ہر شخص اسکو خرید سکے اپنے نفع ذاتی سے
مقصود نہین اونکو مدد ملنا ہی اپنا نفع ذاتی ہے فقط

العبد
راقم بندہ بیجناتھہ بی ای مصنف

ھدایت واسطے کارروائی مقدمات دیوانی

(۱) جب کوئی عرضی دعوی عدالت مین پیش کیا جاوے تو حاکم عدالت کو جسکے روبرو وہ پیش ہو جاہیے کہ اوسے خوب غور سے دیکھے اور اپنا اطمینان کلی اسبات مین حاصل کرے کہ عرضی دعوی سے صاف اور صریح بناء مخاصمت[۱] پیدا ہوتی ہے یا نہین اور حاکم مذکور کو یہہ بھی دیکھنا لازمی ہے کہ عرضی دعوی مین مدعیان کا اشتمال بیجا تو نہین ہے عرضی دعوی مین یہہ ظاہر ہونا چاہیئے کہ اگر ایک سے زیادہ اشخاص بطور مدعیان کے نالشی ہون تو اون سب کو (نہ صرف اونمین سے چند اشخاص کو) وہ استحقاق جسکے مقدمہ مین چارہ جوئی کیجاوے پیدا ہوتا ہے یا نہین

[۱] لفظ بناء مخاصمت مین ہر امر شامل ہے جو واسطے ثابت کرنے دعوی مدعی کی ضرور اور اہم ہو اور نیز وہ جملہ امور جو واسطے پیدا کرنے استحقاق نالش کے خواہ وہ از طرف مدعی یا شخص ثالث کے وقوع مین آوین ضرور ہون مثلاً اقرار معاہدہ کرنا یا اوسکی عدم تعمیل بناء مخاصمت نہین کہلاتی بلکہ اونمین سے ہر ایک بناء مخاصمت کا ایک جزو ہے — اسیطرح پر وہ بدل جو مدعا علیہ کے اقرار کے عوض مین دیا گیا ہو یا پورا کرنا کسی شرط کا یا واقع ہونا کسی امر کا

(دفعہ ۲۶ ضابطۂ دیوانی)

اگر جملہ اشخاص کہ جو اوس استحقاق کے مستحق ہوں کہ جسکے انحراف سے نالش دایر ہوئی ہے یکجا نالش کرنے پر متفق نہو سکیں تو اس امر کا عرضی دعوی میں ذکر ہونا چاہئے اور وجہ انکار کی اگر معلوم ہو تحریر ہونی ضرور ہے اور اون اشخاص کو جو نالش کرنے سے انکار کریں مدعا علیہم قرار دینا چاہئے مگر عرضی دعوی میں اون مدعا علیہم جنکے مقابلہ میں دادرسی چاہی گئی یا چاہی جاوے اور دیگر مدعا علیہم کے امتیاز ہونا چاہئے اور جبکہ جملہ مدعا علیہم اول الذکر کے نسبت دادرسی یکسان نہو تو ہر مدعا علیہ کی نسبت جو چارہ جوئی کی جاوے اوسکی نوعیت کا بھی اظہار ہونا ضرور ہے — علاوہ برین عرضی دعوی سے یہہ بھی واضح ہونا ضرور ہے کہ بناء مخاصمت جسکی مدعی نالش کرتا ہے کل مدعا علیہم یا اون اشخاص سے جنکی وہ قایم مقام ہیں

دفعہ ۲۸

جسپر استحقاق نالش مدعی مبنی ہے جزو بناء مخاصمت متصور ہوتا ہے — واضح ہو کہ مدعی کا استحقاق نالش بناء مخاصمت سے بالکل مختلف ہے کیونکہ بناء مخاصمت تو وہ چیز ہے جو استحقاق مدعیکے خلاف ہے اور جس سے وہ عدالت میں نالش کرنیکو مجبور ہوا برخلاف اسکے استحقاق نالش ثبوت اس امر کا ہے کہ اوس سے مدعیکو عدالت میں چارہ جوئی کرینگی وجہ کافی حاصل ہو

نظیر (بمقدمہ برج لال رائے — بنام کہتر رائے متر — فیصلہ جات اجلاس

دفعہ ۳۱

کسی نہ کسیقدر متعلق ہے — اگر وجہہ نالش بمقابلہ ایک مدعاعلیہ
کی وجہہ نالش بمقابلہ دوسرے مدعاعلیہ سے اصل مین مختلف
ہو تو عرضی دعوی بسبب نقص متعدد البناء ہونیکی ناقص متصور ہوکر
واسطے ترمیم کے مدعی کو والپس ہونا چاہیے — مدعی کا بیان
تحریری جزو عرضی دعوی نہین ہونا چاہیے — سوای اون اشخاص
کے جنکو مدعی نے فریق ثانی قرار دیا ہو اور کوئی شخص بحر احکام
مندرجہ دفعہ ۳۲ ضابطہ دیوانی کے شامل مقدمہ نہین ہوسکتا
اور وہ اختیار جو عدالت کو اس دفعہ کی روسے دیا گیا ہے صرف
وقت سماعت مقدمہ کے عمل مین آسکتا ہے اور جب بہی صرف
اوسصورت مین کہ جب واقعات مقدمہ سے جو منکشف ہوسے
ہون واضح ہوتا ہو کہ اگر مقدمہ بحیثیت موجودہ قایم رہے تو نتیجہ
مقدمہ کا اثر استحقاق متعلق مقدمہ اون اشخاص پر حاضر ہوگا
مگر یہہ اختیار کمتر کام مین لانا چاہیئے کیونکہ کسی شخص کے استحقاق
موجودہ پر کہ جو اوسکو کسی جایداد کی نسبت فی الواقع حاصل ہو السی

کاپل عدالت العالیہ ہائی کورٹ کلکتہ ۱۸۶۶ء بمقدمہ کیلی — بنام فرلسیر
مسٹر جسٹس گنڈی صاحب نے یہہ تجویز کیا کہ صرف عدم تعمیل معاہدہ سے استحقاق
نالش نہین پیدا ہوتا بلکہ جملہ واقعات جو ثابت کرنے ضرور ہون (انڈین لا رپورٹ جلد ۲ بمبئی دسمبر ۱۸۶۷ء)

مقدمہ کی ڈگری سے جسمین وہ فریق نہو عموماً اثر نہین ہوسکتا ہے
یا نالشات بابت تقسیم یا بابت اثبات حق بٹوارہ یا واسطے زر رسدی
یا انفکاک رہن یا بیعات یا انتظام جائداد یا انفساخ شراکت وغیرہ کا
درست طور پر اوسوقت تک تصفیہ نہین ہوسکتا جب تک کل
اشخاص جنکو معاملہ متنازعہ سے تعلق ہو شامل مقدمہ نہون اور
خاص منشاء دفعہ ۳۲ کا یہ ہے کہ اگر مدعی نے فریق ضروری
کو شامل نکیا ہو تو عدالت کو شامل کرنے فریق ضروری کا اختیار ہے
مگر اس دفعہ کی رو سے جیسا کہ عموماً مقدمات مین ہوتا ہے
عدالت مجاز اس امر کی نہین ہے کہ اشخاص غیر کو اونکی درخواست
پر شامل مقدمہ کرے اِلّا بادی النظر مین اس امر کے ثابت ہونے
پر کہ اونکا مقدمہ مین شامل ہونا ضرور ہے —

اصول اسکا یہہ ہے کہ جملہ اشخاص شامل مقدمہ ہونے چاہئیے جنکو معاملہ
اور نتیجہ مقدمہ سے اتصالاً یا التزاماً تعلق ہو (ملاحظہ کرو کتاب ایکوئٹی جورس پروڈنس
اسٹوری صاحب کی) — بموجب دفعہ ۷۳ — ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع کے کوئی
شخص شامل مقدمہ نہین ہوسکتا تاوقتیکہ اسکو کوئی استحقاق یا تعلق شے
دعوی مقدمہ سے نہو یا جسپر نتیجہ مقدمہ کا موثر نہوگا (بمقدمہ کیول گستر نام
پرسنو کمار چیٹرجی جلد ۲ — انڈین لا رپورٹ کلکتہ صفحہ ۴۲۲)

(۳۳) جب مقدمہ واسطے قایم کرنے امور تصفیہ طلب کے پیش ہو
تو عدالت کو چاہیے کہ عرضی دعوی اور بیان تحریری مدعی کو
دوبارہ غور سے دیکھے اور عام بیانسے وہ بیانات جدا کرے جو واسطے
بناء مخاصمت مدعیکے ضرور ہون ایسے بیان بہت تہوڑے ہونگے
پہر عدالت کو چاہیے کہ مدعا علیہ کے بیان تحریری پر غور کرے
اور یہہ دیکہے کہ منجملہ بیانات مدعیکی کون ایسے بیان ہین کہ جو بیان
تحریری مین ضمناً یا کسی اور طرح پر تسلیم نہین کیئے گئے ہین نیز
اگر عرضی دعوی کے وہ بیانات اہم کہ جنسے انکار ہونا معلوم ہو یا جنکو
مدعا علیہ تسلیم نکرے بطور سوالات کے تحریر ہون تو یہہ وہ امور تنقیح
طلب متعلقہ واقعات ہونگے کہ جنپر مدعی کا دعوی مبنی ہے
پہر عدالت پر لازم ہے کہ مدعا علیہ کے بیان تحریری پر واسطے
بیانات اہم کے (اگر کوئی ہون) غور کرے کہ جنسے مدعی دعوی
مین گو کہ مدعا علیہ اوس سے منکر نہو تغیر آتا ہو اور مدعی کی بناء
مخاصمت کالعدم ہوتی ہو پس اگر یہہ بیانات بطور سوالات
کے تحریر ہون تو یہہ وہ امور تنقیح طلب ہونگے کہ جنپر اصل مین
درصورت ثابت ہونے دعویکے جوابدہی مدعا علیہ مبنی
ہوگی —

دفعہ ۱۴۹ و ۱۵۰ ضابطہ دیوانی

اگر بیانات بیان تحریری کے غیر محدود ہون تو عدالت کو چاہیے
کہ صحت کے ساتھہ یہہ معلوم کرے کہ فیمابین فریقین کون
کون امور متنازعہ فیہ ہین بذریعہ اظہار فریقین یا استفسار
اونکے وکلاء کے یا کسی اور شخص کے کہ جو حالات مقدمہ سے
واقف ہو یا بذریعہ طلب کرنے ترمیم بیان تحریری کے ۔
تنقیحات مین امور متنازعہ فیہ کا صحت کے ساتھہ بیان ہونا
ضرور ہے اور یہہ صحت صرف اوسوقت حاصل ہو سکتی ہے
کہ جب فریقین کے بیان تحریری کی صحت پر استدلال کیا جاوے
۔ پس دو قسم کی تنقیحات جو اسطرح پر پیدا ہونگی وہ تنقیح ہونگی
کہ جن پر مقدمہ مبنی ہوگا اور اونمین سے ہر تنقیح علیحدہ ہے
نہ کہ بطور جواب دوسرے کے ۔ علاوہ ازین اگر مناسب
ہو تو امور متعلقہ واقعات جو امور اہم کے متعلق ہون وہ بھی
شامل تنقیح ہونے چاہیین (۳) اگر مقدمہ مین ایک سے
زیادہ مدعاعلیہ ہون تو عدالتکو چاہیے کہ ہر تنقیح کے مقابل مین
نام مدعاعلیہون یا مدعاعلیہ کا کہ جسکی اور مدعی کے مقابلہ مین

دفعہ ۱۴۶ ضابطہ دیوانی

(۴۳)

ہر امر کہ جو شہادت سے اندر عرضی دعوے کے معقول طور پر شامل ہونا
معلوم ہوتا ہو شامل تنقیح بھی ہونا چاہیے مگر شرط یہہ ہے کہ امر مذکور

وہ تنقیح پیدا ہوئی ہو تحریر کرے جب ایسا کیا جاوے
تو عدالت کو عرضی دعوی مین نقص متعدد البناء کا اگر باوجود
خوض وقت گذرانے عرضی دعوی کے نہ معلوم ہوا ہو اسوقت
ضرور معلوم ہو جاویگا اور اگر اوسوقت عدالت کو یہہ معلوم ہو کہ
مقدمہ مین نقص متعدد البناء ہونیکا ایسا ہے کہ جو موثر مقدمہ
ہوگا تو اوسکو چاہیے کہ مدعی سے کہے کہ وہ کس بناء مخاصمت
کی نسبت مقدمہ کی سماعت کرانا چاہتا ہے اور باقی حصہ کی نسبت
دست برداری کرنیکی ہدایت کرے وہ نقص متعدد البناء کہ جسکی خبر
سے اس طرح پر مقدمہ ناقص ہو جاوے کونسا ہے یہہ امر
صرف سہولیت سماعت پر مبنی ہے مگر اسکے امتحان کے لیئے
یہہ قاعدہ مقرر ہے کہ ایک مدعا علیہ سے کسی ایسے دعوی کے کہ جسمین
ایسی وجہ اور جداگانہ امور متعلق دیگر مدعا علیہم کے شامل ہون نا-

(۱) واسطے تصفیہ امر متنازعہ فیہ کے باہم ہوا اسباب کا کرنا واسطے کرنے انصاف کی عدالت کا
کام ہے تاکہ غیر متعلق مقدمہ بازی دائر کرنے کا موقع نہ ملے اور یہہ صرف اوسصورت مین ہو سکتا ہے کہ جب
بذریعہ صادر کرنے حکم مناسب نسبت شرائط تحریر تنقیحات مرتبہ اور تحریر تنقیحات مذکورہ کے عدالت مقدمہ موجودہ مین
اصل امر متنازعہ فیہ کا تصفیہ کر سکے ۔۔۔ دوارکا داس بنام جانکی داس منور انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۸۸
اگر غلطی سے یا اور طرح پر تنقیحات جو عدالت نے قایم کی ہون ایسے ہون کہ جنسے کل مقدمہ کا تصفیہ ہو سکے تو عدالت کو چاہیے کہ ا... مقدمہ کو

دفعہ ۱۴۶ ایکٹ ۱۰ ضمن ۳

کہ جسسے مدعاعلیہ مذکور کو کچھہ تعلق نہو جو ایذا دہی کرانا چاہے
بروقت تحریر کرنے تنقیحات کے عدالت کو چاہیے کہ جملہ فریقین
کا اظہار لیوے اور اگر فریقین مصلحت ہو تو اونسے فرد تحریری
اون امور تنقیح طلب کے کہ جنکو وہ واسطے تصفیہ قرار واقعی امور
متنازعہ کے مناسب سمجھے داخل کراوے — بعد تحریر ہونے
اون تنقیحات کے جو عدالت کی راے مین مناسب ہون فریقین
کو اختیار ہے کہ کسی تنقیح نامنظور شدہ کو بذریعہ تحریر کے داخل
کرین اور اوس تحریر پر عدالت کو تنقیح مذکور کی کیفیت لکھنا لازم ہے
— مقدمہ کے درست تصفیہ کرنیکا صرف یہہ طریقہ ہے کہ مدعی
کے عرضی دعوی اور بیان تحریری پر بعد غور کامل کے مدعیکے
استحقاق نالش کی اصلیت اخذ کیجاوے اور اکثر حالتون مین

حصول نکرے بلکہ واسطے تصفیہ اصل امر متنازعہ کے موقع ترمیم یا التواء کا دیا
(مقدمہ ہنومان پرشاد پانڈے بنام مہراج ہوئی کنور کم تنقیحات مین وہ
بیانات اہم شامل ہونے چاہئین جو واسطے تائید بنا مخاصمت کے ضرور ہون
اور جنسے مدعاعلیہ کو انکار ہو یا جو واسطے تائید عذر مدعاعلیہ کے ضرور ہون اور
اونسے مدعیکو انکار ہو شہادت کے وہ اجزاء جو واسطے اس غرض کے پیش

سماعت مقدمہ کے وقت اوس وقت سے رفع ہو جاتی ہے
کہ جب درست تنقیحات صحت کے ساتھہ تحریر ہوتی ہین
برخلاف اسکے وہ تنقیح جو بطور سلسلہ سوالات پیچیدہ ہو جیسا کہ اکثر
دیکھنے مین آتا ہے تنقیح نہین کہی جا سکتی ایسی تنقیح سے بجز تکلیف
وقت سماعت کے اور کچھہ نتیجہ پیدا نہین ہوتا اور ڈبل الیشو
یا الیشو بطور جواب کے تحریر کرنے سے عموماً یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ عدالت یہہ نہین دیکھہ سکتی کہ درست تنقیح کسطرح اور کسطرف
سے پیدا ہوئی ایسی تنقیح جیسے کہ آیا مدعی مستحق پانے
ڈگری کا ہے یا نہین بالکل بے معنی ہے اور اوس سے
بچنا لازم ہے —

کبھی ادعا نہین کہ عدالت کسی بیان اہم کی صداقت کو دریافت کرے شامل تنقیح
نہونی چاہیے — نظیر مقدمہ ہرچ بنام فرزند علی جلد ۳ —
صفحہ ۳۰۳ رپورٹ ہائیکورٹ الہ آباد مغربی و شمالی بروقت پیش
ہونے ضابطہ دیوانی جدید کے کونسل واضعان قانون مین یہہ کہا گیا تھا
کہ عدالت ہائی دیوانی تنقیحات کے تحریر کرنے مین بیانات اہم پر اپنے تئین
محدود نہین رکھی اکثر تنقیحات مین امور متنازعہ شامل ہوتے ہین اور بعض
اوقات تنقیح بہت پیچیدہ ہوتے ہین اور ایک سے زیادہ بیانات اہم شامل ہوتے ہین —

تاریخ پیشی کی اطلاع کہ جس سے فریقین کو وہ اپنے گواہوں کے حاضر ہونے کا موقع ملے
پیشتر سے ہونی چاہیئے — یہہ کام فریقین مقدمہ کا ہے کہ بذریعہ درخواست اپنے
گواہوں کو عدالت میں حاضر کریں عدالت کو چاہیئے کہ بطریق گذرانے درخواست کسی
فریق کے بلا تاخیر سمن بنام گواہان جاری کرے — سماعت کی تاریخ جو بطریق
مذکورہ بالا مشتہر کیجاوے سوائے وجہہ خاص کے تبدیل نہیں ہونی چاہیئے
اور جب تاریخ مذکورہ بلا رضامندی فریقین کسی دیگر طور پر تبدیل ہو تو حسب دستور
سابق اوسکی بھی فریقین کو اطلاع ہونی چاہیئے — مقدمہ کے التواء کے
لیئے یہہ عذر کافی نہیں ہے کہ کوئی گواہ مطلوبہ کسی فریق کا حاضر نہیں ہے الا اوس صورت
کہ عدالت کا اطمینان بذریعہ شہادت کے کہ جو قبل شہادت مقدمہ کے حسب ضابطہ تحریر ہونی
چاہیئے اس بات میں اطمینان ہو کہ گواہ غیر حاضر گواہ اہم ہے اور فریق طلب کنندہ
نے حتی الامکان کوشش سزاوار واقعی واسطے حاضر کرنے اوسکے کی ہے ایسی
صورتوں میں اگر عدالت کی یہہ رائے ہو کہ درصورت ہونے التواء کے انفصال
میں خلل آویگا تو عدالت کو اختیار ہے کہ بعد لینے شہادت گواہان حاضر کے
مقدمہ کو ملتوی کرے مگر بروقت التواء کے عدالت کو لازم ہے کہ وجہہ التواء کی تحریر
کرکے خرچہ التواء کی نسبت حکم مناسب صادر کرے — جب کبھی
کہ پیشتر شروع کرنے مقدمہ کے یا اور کسی وقت پر عدالت کو اسبات کے اطمینان کرنیکی ضرورت ہو
کہ آیا کسی سمن یا دیگر حکمنامہ کی تعمیل حسب ضابطہ ہوئی یا نہیں تو اوسکو لازم ہے کہ افسر سپرندہ سمن کی

دفعہ ۹۵ ایکٹ بابۃ دیوانی

(۱۱)

شہادت اور نیز اوس شخص کی جو اوسکے ساتھہ واسطے نشاندہی کیا گیا تحریر کرے اور حاکم عدالت کو خاص کر یہہ یاد رہے کہ مسکن کے دروازہ پر سمن کا چسپان کر دینا بموجب دفعہ ۸۰ ضابطہ دیوانی کے تعمیل کافی نہیں ہے الا اوس صورت مین کہ خود مدعا علیہ پر تعمیل کرنے مین کوشش معقول بلا کامیابی عمل مین آچکی ہو اور نیز یہہ کہ مدعا علیہ دراصل اوس مکان مین رہتا ہو یہہ سب سرائط شہادت سے ثابت ہونی چاہین پیشتر اسکے کہ حاکم عدالت کا درست طور پر اسبارہ مین اطمینان ہو کہ تعمیل سمن کی حسب ضابطہ ہوگئی یا نہین — اگر وہ شخص جسپر تعمیل کرنا سمن کا منظور ہو سوا ے اوس مکان کے جسکی نشاندہی کی گئی ہے اور کہین ہو تو افسر بر نندہ سمن کو لازم ہے کہ یا تو اوسکو تلاش کرے یا کہ بموجب دفعہ ۸۰ ضابطہ دیوانی کے سمن کو واپس کرے مگر پیشتر اسکے کہ کوئی مقدمہ یکطرفہ شروع ہو تعمیل ہونا سمن کا حسب ضابطہ ثابت ہونا چاہیے —

ا واسطے اس امر کے کہ تعمیل سمن کی کافی ہوگئی یہہ ضرور ہے کہ مدعا علیہ اوس مکان مین اسطور پر رہتا ہو کہ جس سے یہہ اغلب ہو کہ اطلاع تعمیل سمن مدعا علیہ کو ہو جاویگی یہہ ہو سکتا ہے کہ مدعا علیہ کی سکونت ایسی ہو کہ جس سے عدالت کو اختیار سماعت نالش پر حاصل ہوتا ہو مگر تعمیل سمن کے لئے کافی نہو یہہ ایک بحث واقعات کی ہے دیکھو مرانا نرائن بنام بھوبی من کون ہائی کورٹ رپورٹ نمبر ۵ صفحہ ۱۰

کارروائی سماعت مقدمہ

جب ایکدفعہ سماعت مقدمہ کی شروع ہو جاوے تو بجز کسی وجہہ خاص کے بعد کو اوسمین وقفہ نہونا چاہئیے بلکہ اگر ضرور ہو تو تا اختتام روز بروز جاری رہنا چاہئیے جب کبھی کہ روز شروع سماعت تبدیل

(۱۰) ہو یا کہ بعد شروع ہونیکے مقدمہ ملتوی ہو تو حکم تبدیلی یا التوا معہ وجہہ اوس حکم کے علیحدہ کاغذ پر صاف صاف تحریر ہونا چاہئیے اور حاکم عدالت صادر کنندہ حکم کے اوسپر دستخط معہ تاریخ صدور حکم تحریر ہونا لازم ہے۔

(۱۱) مقدمہ اسطرح پر شروع ہونا چاہئیے کہ وہ فریق جسپر بار ثبوت ہو اور جو اوسوقت کے لیئے فریق ثبوت کنندہ قرار دیا جاوے حالات مقدمہ کو جسپر اوسکی بناء مخاصمت یا جوابدہی مبنی ہو بیان کرے اور اون واقعات کا جنکو وہ شہادت سے ثابت کرنے پر آمادہ ہے خلاصہ کہے ۔ واقعات جو اسطرح پر بیان ہون معقول طور پر اوس فریق کے

کیفیت ظہری ناظر کی تعمیل سمن کے لیئے کافی نہین ہے ۔ مقدمہ (اوبیی چندروت بنام اسکاٹ صاحب ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۱ ۔

دفعہ ۱۵۲ ضمن ۳ دفعہ ۱۷۹ ۔ و دفعہ ۱۸۰ ضابطہ دیوانی ۔

پلیڈنگس[1] یعنی عرضی دعوی یا بیان تحریری کے مطابق ہونے
چاہئیے کیونکہ کوئی فریق اون واقعات مقدمہ سے جو اوسنے
شامل مثل کئے ہون اور جسکے تردید پر فریق ثانی آمادہ ہو
وقت سماعت مقدمہ کے واقعات مختلفہ کو ثابت نہین کرسکتا
اور وہ واقعات جو قابل ثبوت ہون سب بلکہ اوس مقدمہ کا وہ
جزو اعظم ہونی چاہئے کہ جسکو اوسکے فریق مخالف نے اپنی
عرضی دعوی یا بیان تحریری مین تسلیم نکیا ہو اور اگر تنقیحات
درست قایم ہوئی ہونگے تو اونہین وہ واقعات مجتمع پاوینگے

(۲۲م) — بعد بیان کرنے اپنے مقدمہ کے فریق ثابت کنندہ کو چاہیے
کہ اپنے گواہون کا سلسلہ وار اظہار کراوے اور بذریعہ ایسے سوالات
جنکا طرز موصل الی المقصود نہو[2] گواہ سے مقدمہ کے کل واقعات
اہم کہ جنکو وہ اپنے علم ذاتی سے بیان کرسکتا ہو بیان کرالے

---

[1] منشاء پلیڈنگس کا یہ ہے کہ خلاصہ کرنے کے ذریعہ سے اصل امور متنازعہ فیمابین فریقین دریافت ہو جاوین تاکہ اون امور کی نسبت کہ جو متنازعہ نہون بحث نہونے پاوے اور اسکا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ حاکم عدالت کے روبرو اصل امر متنازعہ فیمابین فریقین پیش ہون اور بیجا صرف اور تکلیف جو کہ واسطے پیدا کرنے شہادت امور غیر متنازعہ فیہ کے درپیش آتی ہے رفع ہو جاوے (ملاحظہ کرو [illegible] صاحب کا کلمہ)

[2] — ملاحظہ کرو دفعہ ۱۴۲ قانون شہادت نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء

فقرہ (۱۴۳)

گواہ سے عام طور پر یہہ کہنا کہ جو کچھہ وہ جانتا ہے بیان کرے
یا کہ واقعات مقدمہ بیان کرے عموماً نہونا چاہئے کیونکہ گواہ کو
اوس سے تعلیمی قضیہ کے بیان کرنیکا موقع ملتا ہے گواہ سے
سوالات فریق طلب کنندہ یا اوسکے وکیل کو کرنا چاہئے سوالات
سریع الفہم اور اسطرح کے ہون کہ اونکے ذریعہ سے گواہ جسقدر
سلسلہ وار ممکن ہو کل واقعات متعلقہ امر متنازعہ فیہ کو جنکا اوسکو
علم ذاتی ہو بیان کرسکے لیکن کسی امر متنازعہ پر سوالات مذکور ایسے
نہونے چاہئیں کہ جس سے گواہ کو جواب معلوم ہوتا ہو اور نہ ایسے ہونے
چاہئیں کہ جس سے گواہ بجز شخص ماہر کے کسی نتیجہ عقلیہ یا نتیجہ واقعات
گویا کسی امر یقینی کو سواے اوسکے کہ جو اوسنے اصل مین دیکھا ہو بیان کرنیکا
موقع ملے اسی طرح پر فریق ثانی کو گواہ سے سوالات جرح کرنے چاہئیں
مگر ایسی حالت مین سوالات موصل الی المقصود کرنے کی اجازت دیجاسکتی ہے ازانجملہ بعد فریق [illegible]

مثلاً گواہ کا یہہ کہنا کہ مدعی گانون مین ہمیشہ سے چہارم حصہ پر قابض چلا آتا ہے
اور مین اس گانو مین جب سے ہوش ہوا ہے کاشتکار ہون اور میرا باپ
بھی پہلے مجھسے کاشتکار تھا اس سبب سے مین جانتا ہون ـــ یا یہہ کہنا کہ مین
مدعی کی کوٹھی مین محرر رہون اور مدعا علیہ وہان بھاگن شدہ آمین آیا اور اوسنے
چار ہنڈیون پر دستخط کیے چنانچہ عدالت نے ہنڈیان گواہ کو دکھلائین اور اوسنے دستخطونکی شناخت کی

اول مجاز اس بات کا ہے کہ گواہ سے سوال مکرر (۲) واسطے صراحت
اون واقعات کی کرے کہ جو اوسنے بجواب سوالات فریق ثانی ناکافی
طور پر بیان کیے ہون اور نیز واسطے انکشاف اون واقعات جدید کے
کہ جو اوسکو سوجہائے گئے ہون اور شہادت مین داخل کیے گئے ہون
— جبکہ گواہ کا اظہار اول اور اظہار از طرف فریق ثانی اور اظہار
مکرر از طرف فریق اول ہوتا ہو حاکم عدالت کو چاہیے کہ عموماً دخل ندے
سواے اوس صورت کے کہ جہان سوالات کو صاف اور درست
طور پر کرنا اور گواہ سے نادرست سوال کو روکنا اور صحیح جواب لینا
مناسب ہو اگر سوالات گواہ سے معقول طور پر ہوئی ہونگے تو حاکم عدالت
بلحاظ واقعات اہم کے گواہ کی حیثیت سے بخوبی واقف ہو جاویگا
اور اوس وقت حاکم عدالت اگر مناسب سمجھے تو گواہ سے کوئی سوال جو
اوسکی راے مین مناسب ہو کرے (۴) اظہار صرف اون گواہون کا جو بموجب
دفعہ ۱۶۵ و ۱۷۱ ضابطہ دیوانی کے مطلوبہ عدالت ہون عدالت کو

ایسے بیانات بجاے اسکے کہ اون امور پر مبنی ہون جنکا گواہ کو ذاتی علم ہو وہ نتائج ہین
جو گواہ نے واقعات غیر منکشف شدہ سے نکالے ہین اور گو ظاہر مین بہت موثر معلوم
ہوتے ہین مگر حاکم عدالت کو چاہیے کہ اونپر راے مبنی نکرے —
چنانچہ مثال اول مین گواہ کو اون واقعات پر جو اوسنے خود دیکھے ہون اور جسسے

جو دلینا چاہیے اور بعد لینے اظہار کے فریقین مقدمہ سے کوئی فریق چاہے تو اوس گواہ سے سوالات جرح کرسکتا ہے اور بعد ختم ہونے سوالات جرح کے اگر عدالت مناسب سمجھے تو گواہ سے حسب قواعد مرقومہ بالا سوالات مکرر کرے (۱۴)

(۱۴) ہر دستاویز یا کاغذ جو کوئی فریق اپنے فریق مخالف کے مقابلہ مین بطور شہادت کے کام مین لانا چاہیے تو اوسے چاہیے کہ دوران ثبوت مقدمہ مین اوسے اس غرض سے پیش کرے — اور اگر دستاویز مذکور بموجب ضابطہ دیوانی کے پہلے سے شامل مثل ہو گئی ہو تو مثل مقدمہ سے علیحدہ ہو لیا جانا چاہیے اور اگر ایسا نہو تو وہ دستاویز اوس فریق سے کہ جسکی حراست

مدعی کا قبضہ ظاہر ہوتا ہو مجدد دکر لینا چاہیے تھا یعنی اوس سے ایسی امور جیسے دینا چہارم حصہ لگان کا مدعی کو یا تقسیم ہونا لگاسی کا نو اور یا نا چہارم حصہ مدعی کا بیان کرانا چاہیے تھا — مثال اخیر الذکر مین گواہ سے واقعہ دستخط کو بیان کرانا چاہیے تھا اور خاص کر اس امر کو کہ اوس نے مدعا علیہ کو اون ہنڈویات پر دستخط کرتے دیکھا جو اوسکو وقت اظہار کے دیکھلائی گئین اور جنپر واسطے حوالہ دینے آئندہ کے نشان لگایا گیا — اون عام حالتو مین گواہ کو ایسے عام بیانات کرنیکا موقع نہ دینا چاہیے تو وہ بیانات بطور تمہید خاص بیانات کے ہوون — (۲) ملاحظہ کرو دفعہ ۱۴۳ قانون شہادت ایکٹ ۱۸۷۲ء

(۲) دفعہ ۵ و ۱۴۳ قانون شہادت کو دیکھو —

میں ہو طلب ہوکر پیش ہو — یہہ امر کہ کوئی دستاویز اوس فریق کی
کہ جسکی طرف سے وہ پیش ہونی چاہیئے نوکر یا گماشتہ کے قبضہ میں ہے
از خود ایسی وجہہ نہیں ہے کہ جس سے بعد انقضائے میعاد متذکرہ دفعہ
۱۳۶ ضابطہ دلوانی کے اوسکو پیش کرنیکی اجازت دیجاوے —
اگر فریق ثانی دستاویز کی شہادت میں داخل ہونے پر اعتراض نکرے
اور دستاویز بہی ایسی نہو کہ جو قانوناً شہادت میں منظور ہونیکے قابل نہو

واسطے اس غرض کے کہ معاملات متنازعہ میں گواہ کی شہادت کو کیا وثوق ہے
(۴) کوئی شخص گواہ کا اظہار اول بلا ضائع کرنے اپنے وقت کے کافی طور پر نہیں
کراسکتا تا وقتیکہ گواہ کی حیثیت کا بلحاظ حالات مقدمہ کے اوسکو علم نہو اور جبکو
یہہ خوب معلوم نہو کہ یہہ کون واقعات کی نسبت گواہ اپنے علم ذاتی سے شہادت دے
سکتا ہے اور گواہ کو صرف اون واقعات پر جنکا اوسکو علم ذاتی ہو صرف وہ شخص محدود
رکہہ سکتا ہے جسکو خود واقعات جنکو گواہ بیان کرتا ہو معلوم ہوں اور چونکہ اظہار اول میں
گواہ سے سوال موصل الی المقصود نہیں پوچہی جاسکتی پس گواہ کا اظہار اول لینا اوس
شخص کا جو مقدمہ کی پیروی عدالت میں کرتا ہو سب سے بڑا فرض ہے اور حالانکہ ولایت
میں تو اس امر کو بہت مشکل تصور کرتے ہیں مگر اس ملک میں خاص کر اس وجہہ سے مشکل ہے
کہ ہر گواہ میں عموماً یہہ عادت ہوتی ہے کہ شروع سے آخر تک کل مقدمہ کو بیان کرنے
پر آمادہ ہوتا ہے خواہ اوسنے واقعات میں سے کوئی دیکہے ہوں یا نہ دیکہے ہوں

(۱۵)

تو حاکم عدالت کو چاہیئے کہ دستاویز کو داخل شہادت کرے اور بعد ثبت کرنے ایسی نشان یا حرف کے کہ جس سے اوس دستاویز کا دوران مقدمہ مین ہمیشہ حوالہ دیا جاوے حاکم عدالت کو چاہیئے کہ اوسکو یا اوسکے جزو کو کہ جسقدر فریقین چاہین پڑھوا دے — اگر وقت داخل ہونے دستاویز کے فریق ثانی اوسکی شہادت مین داخل ہونے کی نسبت اعتراض کرے تو عموماً دو امر تصفیہ طلب پیدا ہونگے اول یہہ کہ دستاویز آیا اصلی ہے یعنی ایسی ہے جیسا کہ فریق پیش کنندہ اوسے بیان کرتا ہے اور دوسرے یہہ کہ دستاویز مذکور اگر اصلی بھی ہے تو وہ بمقابلہ اوس فریق کے کہ جسکے اوپر اوسکا ہونا مطلوب ہے قانوناً شہادت مین داخل ہو سکتی ہے یا نہین — امر آخر الذکر تو صرف لایق بحث ہے مگر امر اول کی

اور مفصل کی عدالتوں مین یہہ صرف ایک امر اتفاقیہ ہوتا ہے کہ گواہ کا اظہار اُن امور پر جو اوسنے اصل مین دیکھے ہون محدود رہتا ہے — پس اس سبب سے عدالت کو خود اول گواہ کا اظہار نہین لینا چاہیئے سوالات جرح سے چند مطلب حاصل ہوتے ہین اول یہہ کہ عام طور پر یا نسبت خاص واقعات کے گواہ لایق اعتبار کے نہین ہے دوسرے یہہ کہ گواہ کی شہادت کی اصلیت نسبت

نسبت اسقدر شہادت تائیدی کہ جسقدر فریق پیش کنندہ پیش کر سکے پیش ہونی چاہیئے اور اگر حاکم عدالت کی یہہ راے ہو کہ جو شہادت اس امر مین پیش کی گئی ہے بعد سوالات جرح کے ایسی ہے کہ جس سے بادی النظر مین دستاویز واقعی ثابت ہوئی ہو اور عدالت کی یہہ راے ہو کہ دستاویز مذکور بمقابلہ فریق ثانی شہادت مین قبول ہی ہو سکے تو اوسکو چاہیئے کہ دستاویز مذکور کو اوسیطور پر پڑہوا بے جیسا کہ قاعدہ اخر الذکر مین درصورت نہونے اعتراض کے لکہا ہے لیکن دستاویز خواہ شہادت مین مقبول ہو یا نہو مگر جسوقت کہ کوئی گواہ اوسکی نسبت کوئی امر بیان کرے اوسپر فوراً اوسیوقت نشانی کر دینی چاہیے اور اگر اسطور پر پہلے نشان نہ لگایا گیا ہو تو اوسیوقت کہ جب حاکم عدالت

اون معاملات کے جنکا اوسکو علم ذاتی ہو قایم ہو جاے تشفی آسپر یہہ کہ گواہ سے فریق جرح کنندہ کی مفید مطلب امور بیان کراے جائین — جو نہی یہہ کہ گواہ سے اون فعلونکی تصریح جو فریق جرح کنندہ نے اونکی نسبت بیان کئے ہین کرائی جاوے چنانچہ انمین سے اول امر کی نسبت تو بہت کم کوشش ہونی چاہیے گو کہ عدالت ہائی مفصل مین جرح کنندہ کا ہمیشہ یہہ ہی منشاء ہوتا ہے — برخلاف اسکے دوم و سوم و چہارم امور کی نسبت کبھی کوشش نہین ہوتی حالانکہ بلا ہونے ایسی

اوسکی منظوری یا کی نسبت تصفیہ کرے ضرور لنشان کرنا چاہیے ۔
(۱۶) مگر بیشتر اسکے کہ کسی گواہ سے کوئی دستاویز شناخت کرائی جاوے
اوس گواہ سے عموماً بذریعہ سوالات مناسب کے اوس دستاویز سے واقف
ہونیکی وجوہات بیان کرانے چاہئین مثلاً اگر کوئی گواہ کسی کے دستخط
کی نسبت شہادت دینے کو موجب کہ اوپر فرض کیا گیا ہے تو اوسے
ایسے واقعات مختصر طور پر بیان کرانے چاہئین کہ جنکی وجہہ سے وہ
وقت دستخط کرنیکے موقع پر حاضر تھا اور اگر بوجہہ وقفیت ذاتی خط
کسی شخص کے گواہ سے اوسکے دستخط کی شناخت کرائی جاوے تو اوس
سے اوس طریقہ کی نسبت کہ جس سے اوسکو اوس دستخط کا علم ہوا استفسار
کرنا ضرور ہے یہہ اوس فریق کو کرنا چاہیئے کہ جو دستاویز کو ثابت
کرانا چاہتا ہے اور فریق ثانی کو اگروہ چاہے تو گواہ سے بیشتر اسکی

ایسی کوشش کی عدالت گواہ کی وقعت کو نہین دیکھہ سکتے اور چونکہ مفصل کی
عدالتو مین ہر گواہ مین یہہ عادت ہوتی ہے کہ اپنے فریق کے مفید شہادت
دے پس حکام تجربہ کار ونکے فیصلجات مین ایسے فقرات جیسے کہ ہر فریق
کے گواہ اوسکے بیان کی تائید کرتے ہین اور اس سبب سے ہم شہادت دستاویزی
کی نسبت غور کرتے ہین ۔۔ پائے جانا کچہہ تعجب کی بات نہین ہے ۔
حالانکہ حکام مذکور یہہ نہین دیکھتے کہ تا وقتیکہ دستاویزات کی مقبول شہادت

کہ اوسکو وہ دستاویز معاینہ کرائی جاوے سوال جرح کرنیکی اجازت دیجاوے اور عدالت کا یہہ فرض ہے کہ جب کوئی گواہ کسی کے دستخط کو شناخت کرے یا تصدیق کرنیکی قابلیت ظاہر کرے تو اسبات کا ہمیشہ خیال رکھے کہ اوس قابلیت کا حسب طریقہ مذکورہ بالا امتحان ہوگیا ہے یا نہیں الا اوس صورت مین کہ فریق ثانی اوس قابلیت کو تسلیم کرے اور اگر بعد استفسار اس امر کے یہہ واضح ہو کہ گواہ وقت دستخط کے حاضر نہین تھا یا یہ کہ اوسکو معقول طور پر دستخط کی شناخت کرنیکی قابلیت نہین ہے تو حاکم عدالت کو چاہئے کہ دستخط کے معاملہ مین اوسکی شہادت نہ لی — ایک شخص[1] کا دستخط جو دوسرے شخص کے قلم سے تحریر ہونا بیان ہو یا شہادت سے ظاہر ہوا وسوقت تک ثابت متصور نہین ہوتا کہ جب تک واقعی ہونا دستخط کا اور اختیار از طرف اوس شخص کے کہ جسکا دستخط ہونا بیان ہوا ہے ثابت تھو اور

(۱۷)

کرنمین پابندی قواعد ذیل کی نہو تو دستاویزات مذکورہ نسبت شہادت نا مکمل گواہان کے بھی زیادہ تر نا معتبر ہوتی ہے — (ہدایت نامہ سابقہ مرتبہ

میر صاحب)

[1] دفعہ ۴۷ قانون شہادت ایکٹ ا سنہ ۷۲ء

اور درصورت دستخط کسی پردہ نشین عورت کی شہادت اس
امر کی نسبت کہ وہ عورت وہی ہے کہ جسنے دستخط کئے ہیں
گذرنی چاہیئے پیشتر اسکے کہ دستخط کا ثبوت اسقدر کافی متصور
ہو کہ وہ کاغذ شہادت مین داخل ہوسکے اور درصورت ہونے
شخص ناخواندہ کے یہہ ثابت ہونا چاہیئے کہ وہ دستاویز کے
مضمون کو سمجھہ گیا تھا —

(۱۸) بلحاظ منشاء قانون نسبت پیش ہونے اور ثبوت دستاویزات
قدیم کے عدالت کو معقول طور پر اسبابکا اطمینان کرنا لازم ہے
کہ دستاویز نہ صرف حراست جائز سے پیش ہوئی تھی بلکہ وقت تحریر سے
حراست جائز مین رہی ہے — (۱۹) جب کبھی نقول قانوناً داخل
شہادت ہونی چاہئین تو یہہ بات یاد رکھنی لازمی ہے
کہ وہ واقعات جنکی رو سے نقل دستاویز بجاے اصل کی شہادت میں

دستاویز مذکور کا اوس شخص کی طرف سے جسکی حراست میں ہونی چاہیئے پیش
ہونا کافی ہوگا بشرطیکہ اوسپر کوئی اعتراض بذریعہ سوال جرح یا اور کسی طور سے
نہوا ہو مگر حاکم عدالت کو ہمیشہ چاہیئے کہ جب ممکن ہو دستاویز کی حراست کی واقعات
کو معلوم کرے اس مسئلہ قانون کے سمجھنے مین کہ وہ دستاویز جو زاید از تیس سال
ہو از خود ثابت ہے اکثر غلطی ہوتی ہے بہت سے لوگ تو ایسے دستاویز کو حقیقی

داخل ہو سکے اون واقعات سے بالکل مختلف ہین کہ جنکی روسے
بمقابلہ فریق ثانی وہ دستاویز اصل یا نقل بابت امور متنازعہ
فیہ کے متعلق مقدمہ متصور ہوے

(۴۰) جبکہ حسب ہدایت مذکورہ بالا فریق کہ جسپر بار ثبوت ہے اپنا
مقدمہ بیان کر چکے اور جملہ گواہان پیش کردہ اوسکے کا اظہار اول
و دوم و سیوم ہو چکے اور جملہ دستاویزات پیش کردہ اوسکے شہادت
مین منظور یا نامنظور ہو چکین تو فریقین مقدمہ کو چاہیئے کہ حسب
اونکی واقعات جداگانہ ہون اپنے واقعات کو سلسلہ وار بیان کرین
اور جب سب فریق یہہ کر چکین تو شہادت خواہ زبانی یا دستاویزی
جو ہر فریق کی طرف سے پیش ہوئی ہو اوسکی نسبت بھی ایسا ہی ہونا چاہئے
جیسا کہ فریق اول کی نسبت ہوا تھا اور اوسکے ختم ہونے کے بعد فریق اول کو
فریق ثانی کی شہادت کے نسبت جو کچھہ کہنا ہو کہنے کی اجازت دینا چاہیئے۔

بادی النظر مین معلوم ہوتی ہو یا کسی ثبوت کے شہادت مین اوسکا داخل کرنا جائز
سمجھے ہین مگر یہہ اونکی غلطی ہے۔ اس مسئلہ کے اگر اصل مطلب پر غور
کیا جاوے تو اوسی عام قاعدہ عین کہ ہر دستاویز کہ جو کسی شخص کی طرف سے
محرر ہونے کے نسبت موثر ہو شہادت سے ثابت ہو جائے تھوڑا سا تغیر آتا اس مسئلہ کا
یہہ مطلب ہے کہ بعد تنسیخ ۳ برس کے تحریر دستاویز از خود ثبوت ہوتی ہے کیونکہ

(۴۳) — اگر فریق مخالف کے بیان واقعات مقدمہ مین ایسے واقعات
داخل ہوئے ہون کہ جو فریق اول کے واقعات سے باہر اور
اوسکی شہادت سے متعلق نہون تو اگر فریق اول چاہے
تو اوسکو واسطے تردید واقعات مذکور کے شہادت مزید پیش
کرینگا اور فریق ثانی کو اوسکی تردید کا پیشتر اوسکے کہ فریق
اول اپنی شہادت کی نسبت حسب ہدایت مذکورہ بالا گفتگو
کرے موقع دینا چاہیئے مگر اس سے یہہ خیال کرنا نہین چاہیئے
کہ فریق اول واسطے پیش کرنے شہادت مزید کے مستحق
ملتوی کرانے مقدمہ کا ہے — اوس فریق کا فرض ہے
کہ ایسی شہادت تردیدی اپنے پاس تیار رکھے الا اوس صورت
مین کہ عدالت کی راے مین ایسی شہادت موجود نہ رکھنے کی وجہ
معقول ہو — (۴۴) حاکم عدالت کو کہ جسکے روبرو مقدمہ کی سماعت
ہو یہہ اختیار ہے کہ منجملہ گواہان فریقین کے کسی گواہ کو واسطے
تتمہ اظہار اول یا اظہار ثانی کے اگر اوسکے راے مین بنظر انصاف

یہہ گمان کیا جاتا ہے کہ جملہ گواہان دستاویز مذکور اس عرصہ مین فوت ہوگئے
ہونگے اور اس سبب سے فریق پیش کنندہ اوسکی تحریر کے ثبوت سے بچ سکتا ہے اہل
اگر کوئی اعتراض ہو تو عدالت کو چاہیئے کہ بلا ثبوت اوسکے اصلیت کی دستاویز کو شہادت مین

مناسب ہو مکرر طلب کرے مگر سلسلہ مذکورہ بالا مین بلا وجہہ کافی خلل
واقع نہونا چاہیئے اور جب اوسمین خلل واقع ہونا ضرور ہو تو حاکم عدالت
کو چاہیئے کہ اوسکی وجہہ جداگانہ تحریر کرے یہہ دستور کہ جب کسی فریق
کے گواہ حاضر ہون بلا ترتیب مذکورہ بالا اونکا اظہار لیا جاوے باعث
تکلیف اور سخت بدانتظامی کا ہے — جب کبھی کہ حاکم عدالت کو بنظر انصاف
یہہ مناسب معلوم ہو کہ وہ اختیارات جو بموجب دفعہ ۱۶۴
ضابطہ دیوانی کے عدالت کو حاصل ہین عمل مین آوین تو اوسکو
چاہیئے کہ اس امر کی وجہہ تحریر کرے اور جو کچھہ حالات اسطرح
پر معلوم ہون بحاضری فریقین عدالت عام مین وقت سماعت
کے یا دیگر تاریخ جسپر مقدمہ ملتوی کیا جاوے پیش ہونا
چاہیئے اور عدالت صرف ایسی حالات کو اوس وقت شہادت
مین داخل کر سکتی ہے اور اونکی نسبت تجویز کر سکتی ہے

(۴۳)

(۱) دفعہ ۱۹۳ ضابطہ دیوانی — مگر یہہ خیال کرنا چاہیئے کہ اس قاعدہ
کی روسے گواہ کو دوبارہ طلب نہ کیا جاوے —

(۲) عدالت صرف ایسی دستاویزین طلب کر سکتی ہے جو قانوناً شہادت مین
داخل ہو سکین اس دفعہ سے عدالت کو یہہ اختیار نہین ہے کہ کوئی کاغذ جو کسی مقدمہ
کی مثل مین ہو کسی دیگر مقدمہ مین جو عدالت کے روبرو پیش ہو کام مین لا سکے

کہ جب وہ اسطرح پر پیش ہوں — نسبت عمل درآمد اس اختیار کے بہ طبق درخواست کسی فریق کے حاکم عدالت کو چاہیئے کہ کسی کاغذ یا مثل کو جسکو وہ فریق اپنی درخواست پر حاصل کر سکتا ہو یا کسی ایسی دستاویز کو جیسے کہ سمن یا پلیڈنگس یا ڈگری یا حکم یا دیگر روبکاریات متفرقہ یا اور کوئی کاغذ کہ جسکی وہ نقل مصدقہ حاصل کر سکتا ہو طلب نکرے الا اوس صورت میں کہ کوئی خاص وجہہ اصل دستاویز کی ملاحظہ کی یا ہو —

(۲۴۳) جب کسی مقدمہ میں حساب لینا ضرور ہو تو اوس فریق کو جسپر حساب دینا لازم ہے چاہیئے کہ وقت ادخال بیان تحریری یا دیگر تاریخ معینہ پر کہ جو قبل از سماعت مقدمہ عدالت سے مقرر ہوئی ہو حساب پیش کرے اوسپر عدالت کو چاہیئے کہ فریق ثانی کو وقت مناسب واسطے جانچنے حساب کے اور پیش کرنے اعتراضات کے دے اس حساب کو پیش کنندہ پر حلف یا بیان صالح ...

بلکہ اکثر عدالتیں فریقین کی غیر حاضری میں ارسال مقدمات طلب کر کی اپنے فیصلہ کو اون پر مبنی کرتے ہیں مگر یہہ درست نہیں کیونکہ عام قاعدہ یہہ ہے کہ کوئی چیز شہادت میں داخل نہیں ہو سکتی جبتک فریقین کی حاضری یا انکے پیش ہونیکا موقع ... [illegible]

الفنسٹن ۱۲۳ ... [illegible]

تصدیق کرنا لازم ہے —

(۴۵) جب کبھی دوران مقدمہ مین یہہ ضرور ہو کہ واسطے تحقیقات موقع کے اہل کمیشن یا امین عدالت مقرر کیا جاوے تو حاکم عدالت کو چاہئیے کہ حکم اپنے قلم سے تحریر کرے اور اُس حکم مین مراتب مفصلہ ذیل تحریر ہون — صحیح امور جنکی نسبت تحقیقات مطلوب ہے (۲) وجہہ اسباب کی کہ عام قاعدہ کی بموجب اس امر کی شہادت عدالتمین کیون نہین لیجا سکتی — اور ہر دو مین فرایض اہل کمیشن صرف ایسے امور پر جنسے کہ لینے حسابات اور اظہار گواہان اور معاینہ کرنے اراضی یا دیگر شے متنازعہ اور پیش کرنے کیفیت عدالتمین بذریعہ نقشہ یا تحریر یا دونون کی نسبت حالات موجودہ موقع آراضی معاینہ شدہ اور حدود اربعہ اوسکے اور واقع ہونے موقع مذکور کے بلحاظ دیگر موقعون وغیرہ کے جیساکہ ہو محدود ہونے چاہئیے — عدالت کو یہہ اختیار نہین ہے کہ امین کو واسطے کرنے تصفیہ کسی امر متنازعہ کے متعین کرے — اہل کمیشن یا امین کا کام صرف بہم پہونچانا شہادت یا دینا

(۱) ملاحظہ کرو دفعہ ۳۹۲ و ۳۹۳ ضابطہ دیوانی —

(۲) ملاحظہ کرو دفعہ ۱۴۲ و ۱۴۳ و ۱۴۴ ضابطہ دیوانی —

کیفیت واسطے اعتراض سماعت مقدمہ کے ہے اور شہادت
مذکور معہ نقشہ جات اور کو الف وغیرہ کے سر اجلاس بحاضری
فریقین پیش ہونے چاہیئے اور مانند دیگر شہادت کے
حسب قواعد مرقومہ بالا اونکی آزمائش اور جرح ہونی چاہیئے
بعد اختتام سماعت مقدمہ کے کل دستاویزات جو بموجب
دفعہ ۵۹ ضابطہ دیوانی کے عرضی دعوی کے ساتھہ داخل
ہوئے ہوں یا بموجب دفعہ ۱۳۹ و ۱۴۰ کے پیش ہوئے
ہوں اور جو وقت پیشی مقدمہ بوجہہ نہ داخل ہونے شہادت
شامل نہی الف یا فریقین کو واپس نہو سے ہوں فریقین
داخل کنندگان یا اون اشخاص کو جنہوں نے عدالت میں
دستاویزات مذکور کو پیش کیئے ہوں جیساکہ مناسب ہو
فوراً واپس ہونے چاہئیں — بعد اختتام جملہ شہادت کے
مقدمہ واسطے بحث کے عموماً ملتوی نہونا چاہیئے مگر یہہ
اوس التواء سے متعلق نہیں ہے جبکہ معقول طور پر کسی فریق کو
جیسے کل مقدمہ کی نسبت جوابدہی کا منصب حاصل ہو مہلت
دینی ضرور ہو اور نہ ایسے التوا سے متعلق ہے جو واسطے کرنے
بحث قانونی کے ضرور ہو اور بحث مذکور مقدمہ کی سماعت کیوقت

پیدا ہوئی ہو — اور بنظر آسانی یا اختتام سماعت شہادت
واسطے مباحثہ کے ملتوی رہی ہو —

(۲۷) جب کہ بحث مقدمہ ختم ہوئے تو حاکم کو چاہئے کہ فوراً یا جسقدر
جلد ممکن ہو اپنی تجویز کی نسبت غور کرے اثبات کا کرنا
حاکم مذکور پر اسواسطے ضرور ہے کہ اوسوقت بطرز ادا سے
شہادت اور خواص جداگانہ ہر گواہ کی اوسکے پیش نظر ہوئے ہیں
حاکم عدالت کو یہہ خوب یاد رکھنا چاہئے کہ اوسکا اول فرض
یہہ ہے کہ نسبت اصلیت اون واقعات مقدمہ کے جسکی
نسبت فریقین کو اتفاق نہو درست نتیجہ اخذ کیری اور اوس
نتیجہ کے اخذ کرنیکا ذریعہ صرف شہادت گواہان ہے کیونکہ
دستاویزات عموماً صرف اس وجہہ سے موثر مقدمہ ہوتی ہین کہ

دفعہ ۱۸۹ اضابطہ دیوانی —

(۲۲) ملاحظہ کرو دفعہ ۲۰۳ و ۲۰۴ ضابطہ دیوانی — (۲۳) فیصلہ مین صرف
یہی نہیں تحریر ہونا چاہئے کہ آیا دعوی مدعی یا عذر مدعاعلیہ ثابت ہے بلکہ یہہ بھی
لکھنا چاہئے کہ شہادت پیش کردہ فریقین کس نوعیت کی ہے اور کسطرح پر اور کن وجوہ سے
دعوی مدعی یا عذر مدعاعلیہ ثابت ہوتا ہے فیصلہ مقدمہ کا اون واقعات پر ہونا چاہئے
جو بلیڈنگس مین شامل یا اونسے متعلق پائے جاوین + نظیر مقدمہ تہر لوچند بنام الشر جیدہ خود مدعی

که وه اون فریقون کی جنهون نے اونپر دستخط کیئے ہون یا اپنی
مرضی ظاهر کی ہو منشاء دلی کے اظهار ہین اور دستاویزات
کا موثر مقدمه ہونا صرف بلحاظ اون حالات کے ہوسکتا ھے
که جنکی وجهه سے اون اشخاص کو جنکی مقابله مین اونکا موثر ہونا
مطلوب ہو اونسے تعلق ہوا اور یہه سب امر صرف شهادت زبانی
سے معلوم ہوسکتے ہین اکثر کواغذ مثلاً بہی جات حساب و کاغذ
جمعبندی و خسره جات وغیره غایت درجه معاملات متذکره
اونکے ہموقت تحریر ہین — اور بحق اوس فریق کے جسکی طرف
سے وه تحریر ہوے ہین موثر نہین ہین سواے اوسقدر کے
که اونسے تائید اظهار گواہان نسبت معاملات متذکره اونکے
ہوتی ھے مثلاً شهادت خرانچی کی تائید نسبت رسید زر نقد حساب
کی بہی جات سے ہوتی ہے شهادت گماشته کی نسبت وصول
رقوم لگان مندرجه جمعبندی کی جمعبندی سے ہوتی ھے — اور نیز
تعلقات فریقین مقدمه مین اون واقعات سے که جنسے مدعیکو
بناء نالش پیدا ہوئی یعنی وه واقعات جنکے ذریعه سے مدعی کو
منصب اور مجبوری دایر کرنے نالش کی ہوئی اور وه واقعات

جلد ۲ صفحه ۱۶۲ ویکلی رپورٹ نظیر الیسا کہندر سنگه بنام شاما چرن بہٹ جلد ۶ ویکلی

کہ جو واقعات مذکورہ بالا سے پہلے واقع ہوئے اون سب سے اکثر حالات مقدمہ کا ایک عمدہ طور پر سراغ لگتا ہے۔ اور یہہ ہی اون حالات کا امتحان ہے مگر یہہ سب امور بجز اظہار گواہان کے اور کسی ذریعہ سے کم معلوم ہو سکتے ہیں پس حاکم عدالت کا وقت سماعت مقدمہ کی یہہ فرض ہے کہ وقت اظہار ہر گواہ کے اوسکی طرف توجہہ کامل رکھے اور اوسکی طرز اظہار کو غور سے دیکھتا رہے اور سب سے زیادہ یہہ یاد رکھے کہ اوسکا بڑا کام یہہ ہے کہ واقعات مقدمہ کو گواہوں کے ذریعہ سے معلوم کرے اور اگر وہ اس اس امر کی طرف بغور تمام متوجہہ ہوگا تو وہ اس مطلب میں ضرور کامیاب ہوگا اور جبکہ اصل اصل واقعات اہم معلوم ہوگئے تو فیصلہ کے درست ہونے میں بہت کم شبہہ ہے۔ چاہیئے کہ جملہ احکام جو عدالت نسبت تبدیلی فریقین یا سماعت مقدمہ کے صادر کرے اور جملہ واقعات اہم جو دوران مقدمہ میں واقع ہوئے ہوں وقتاً فوقتاً ہو سکی سکے ساتھہ تحریر ہوکر شامل مثل ہوں۔

کارروائی بعد سماعت مقدمہ

حکم ڈگری کو جو فیصلہ کا نتیجہ ہے (۱) حاکم عدالت کو چاہیے
کہ بلحاظ اوسکے منشاء کے بہت غور کے ساتھہ تحریر کرے حکم مذکور صحیح
اور محدود الفاظ مین تحریر ہونا چاہیے اور اوسمین صاف
اور صریح طور پر یہہ لکھنا چاہیے کہ ہر فریق کو جس حکم مذکور اثر
پذیر ہو کیا کرنا یا نکرنا پڑیگا اور استقرار حق کہ جو حکم مین لکھا
جاوے مختصر اور صحیح ہونا چاہیے — ہر حکم امتناعی
صاف اور سریع الفہم ہونا ضرور ہے (۲) —

(۲۹) ہر ڈگری پر دستخط وکلاء فریقین مقدمہ کی جو وکالتاً حاضر ہوئے
ہون بیشتر ہونے دستخط حاکم صادر کنندہ ڈگری کے ہونا
ضرور ہین اور اگر کوئی وکیل ڈگری پر دستخط کرنے سے قاصر رہے
تو حاکم عدالت کو اوسکی وجہہ قصور لکھنا چاہیے —

---

(۱) عدالت کا یہہ فرض ہے کہ جملہ حقوق فریقین پر جو اونکو قانوناً یا اتفاقاً حاصل ہوئے
ہون غور کرے اور بذریعہ اپنی ڈگری کے اپکو اثر پذیر کرے مگر عدالت
کو چاہیے کہ اپنے تئین صرف اوس دادرسی پر کہ جسکی عرضی دعوی مین
استدعا ہو محدود رکھے — مدراس ہائی کورٹ رپوٹ صفحہ ۱۷۴

(۲) ڈگری اسطرح پر تحریر ہونی چاہیے کہ اوسمین کسی دیگر دستاویز کے
حوالہ دینے کی ضرورت نہ ہو —

(۳۰)

اوس حالتمین جہان عرضی دعوی مین واصلات کا دعوی ہو بحث(۱)
اس امر سے کہ مدعی کو بابت عرصہ سہ خلی اور تاریخ نالش کیا ملنا
چاہیے علیحدہ قایم ہونا لازم ہے اور اگر ممکن ہو تو وقت سماعت
مقدمہ کے اوسکا تصفیہ ہونا ضرور ہے اور ڈگری مین صاف
تعداد واصلات کی جو ہر مدعا علیہ کو اجمالاً یا منفرداً مدعی کو دینا
پڑے تصریح ہونی چاہیے لیکن اگر کوئی وجہ معقول کچھ ضرور ہو
کہ انفصال تعداد واصلات صیغہ اجرای ڈگری مین پیش کیا جاوے
تو وجہہ اوسکی مع حکم کے حسب مراد دفعہ ۲۰۴ کے تحریر ہونی چاہیے
حاکم عدالت کا یہہ فرض ہے کہ شہادت پیش کردہ فریقین سے
جو اوسکے روبرو گذری ہو زر واصلات باقی مدعی کا تصفیہ کرے
اور حاکم مذکور کو اپنے پر تصفیہ واصلات کے چھوڑ دینے کا اوتنا ہی
منصب ہے جیسا کسی اور امر کا جو مابین فریقین مقدمہ کے مابہ النزاع
ہو — جب کبھی ضرور ہو تو اپنے واسطے کرنے تحقیقات موقع کے

(۱) دیکھو دفعہ ۲۱۲ ضابطہ دیوانی — یہہ فرض عدالت صادر کنندہ ڈگری کا ہے
کہ تصفیہ واصلات کا کرے کیونکہ یہہ ایک جزو اعظم ڈگری کا ہے عدالت
اجرای کنندہ ڈگری تصفیہ واصلات کا نہین کر سکتے — اصول دیوانی
واصلات کا یہہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی جایداد پر بطور ناجایز قابض ہو کر

سمجھا جانا چاہیئے اور ایسے کرنیکی وجہہ کافی طور پر لکھنا لازم ہے مگر جب امین
معین کیا جاوے تو اوسکا فرض یہہ ہے کہ عدالت کے لیئے شہادت
بہم پہونچاوے — اور نسبت اصلیت واقعات مقدمہ کی
جو اوسنے دیکھے ہوں عدالت میں کیفیت بھیجے — ایسی
حالت میں عدالت کو چاہیئے کہ بجنسہ بموجب قواعد متذکرہ
دفعہ ۲۵ کے عمل کرے اور اظہار گواہوں کا جو امین نے لیئے
ہوں اور کیفیت امین اظہار امین کا اگر اوسکا اظہار لیا گیا ہو شہادت
کا ایک جزو ہے کہ جسمیں حاکم عدالت کو اوس امر کو جو اوسکے
روبرو پیش ہو فیصل کرنا لازم ہے اور شہادت مذکور بروقت
سماعت امر متنازعہ کے عدالت میں مانند دیگر شہادت
کے بحاضری فریقین پیش ہونی چاہیئے —

(۲۱) جب کبھی کہ وقت درخواست اجراء کے یا دوران مقدمہ اجراء ڈگری میں
حاکم عدالت کو دریافت کرنا اس امر کا ضرور ہو کہ زر باقی مسایل بابت
ڈگری کے کیا ہے یا کسی قدر باقی ہے تو حاکم عدالت کو چاہیئے کہ اوس وقت
اوسکی ادائی سے مستفید ہو تو اوس سے وہ رقم دلوائی چاہیئے جو بابت عرصہ قبضہ
ناجائز کے جو کسی آسامی سے درصورت کرایہ یا لگان پر دی جانے اس جایداد کے
معقول طور پر واجب الادا ہوتی ملاحظہ کرو مقدمہ مندرجہ جلد ۹ صفحہ ۳۰۳ ویکلی رپورٹر

مثل یرو واسطے دریافت کرنے اس امر کے خود غور کرے
اور خود اوس نتیجہ کو پہونچے —

(۲۳۳) جب حاکم عدالت کی روبرو کوئی درخواست اجراء بموجب
دفعہ ۲۳۱ ضابطہ دیوانی منجانب ایک یا زیادہ اشخاص
کے کہ جو کل منجملہ ڈگریداران نہون جنکے حق مین ڈگری صادر
ہوئی پیش کیجاوے تو حاکم مذکور کو چاہیئے کہ باقی ڈگریداران
یا اونکے قایم مقامون کو اور نیز اوس شخص یا اشخاص کو جنکے مقابلہ
مین درخواست دی گئی ہو اطلاع دی اور حاکم مذکور کو چاہیے
کہ درخواست مذکور کو منظور نکرے تا وقتیکہ بعد سماعت عذرات
منجملہ فریقین متذکرہ بالا کے یا بعد دینے موقع یکسان مذکور
کو واسطے پیش کرنے عذرات کے اوسکا اسبارہ مین
اطمینان ہو جاوے کہ درخواست دینے کی وجہہ کافی ہے —
ایسی حالتونمین حاکم عدالتکو درخواست اجراء واسطے جاری
(۱) حصہ رسدی ڈگری کا اجرا نہین ہوسکتا بلکہ کل ڈگری کا اجراء
ازطرف کل ڈگریداران یا اونمین سے ایک کی ہوسکتا ہے الا اوسصورتمین
کہ ڈگری سے یہہ ظاہر ہوتا ہو کہ ہر ڈگریدار کے استحقاق کے اوسقدر
جداگانہ صراحت ہے — جلد ۶ ویکلی رپورٹ صفحہ ۵۹ —

کرانے کل ڈگری کے یا اوس مقدار ڈگری کے کہ جو باقی رہ گیے ہو تصور کرنے چاہیئے — اگر درخواست واسطے اجراء ایک حصہ یا حصہ رسدی ڈگری کے ہو تو حاکم کو چاہیئے کہ اوس درخواست کو منظور نکرے —

(۲۳۳) جب درخواست اجراء ڈگری بموجب احکام دفعہ ۲۳۲ ضابطہ دیوانی منجانب ایسی شخص کے گذرے جو اپنے تئین بذریعہ انتقال از طرف اصل ڈگریدار کے خواہ وہ تحریری ہو خواہ بذریعہ اثر قانونی ہو مستحق اجراء کرنے ڈگری کا بیان کرتا ہو تو حاکم عدالت کو چاہیئے کہ گذرنے درخواست کے اطلاع ڈگریدار یا اگر ممکن ہو اوسکے قایم مقام کو اور نیز اوس شخص یا اشخاص کو جو متل سے مدیونان ڈگری واضح ہوتے ہون یا جنکے مقابلہ مین اجراء چاہا گیا ہو وے اور حاکم کو چاہیئے کہ درخواست مذکور کو منظور نہ کرے تا وقتیکہ بعد سماعت عذرات جملہ فریقین کے یا دینے موقع اونکو واسطے حاضر ہونے عدالت کے اوسکا اطمینان اسبارہ مین نہو جاوے کہ انتقال اصل مین ہو گیا اور ان اشخاص کے استحقاق مین کہ جنپر ڈگری کا اجراء چاہا گیا تھے ڈگریدار کی تبدیلی سے کوئی اثر نہو گا اگر حاکم مذکور کو

درخواست منظور کرنا مناسب معلوم ہو تو اوسے چاہئے کہ حکم
منظوری تحریر کرے اور یہہ حکم دے کہ اوسوقت سے نام شامل
کا بجاے نام اصل ڈگریدار کے جسکی طرف سے انتقال ہوا ہو
مثل مین تحریر ہوگا — جب ڈگری کا انتقال بذریعہ اثر
قانون کے ہو تو ڈگریدار کی تبدیلی مین کوئی اندیشہ نہین لیکن
درصورت انتقال بذریعہ معاہدہ خانگی کے ایسا نہین ہوسکتا
مثلاً اگر وقت انتقال خانگی کے مدیون کی کوئی ڈگری انتقال
کنندہ ڈگریدار پر ہو خواہ وہ ڈگریات ایک ہی عدالت
کی ہون یا نہون تو درخواست تبدیلی ڈگریدار کی بلا مرضی
مدیون کے عموماً منظور ہونی چاہیے کیونکہ نام خریدار ڈگری کا
بجاے ڈگریدار کے داخل کرنے سے مدیون کو اپنی ڈگری کے
الفاء کرانے مین شاید سخت مشکل درپیش آوے حاکم عدالتکی
کسی کام مین اتنی ہوشیاری درکار نہین ہے جتنی کہ ایسی
درخواستونکے غور کرنے مین جو از طرف اون اشخاص کی گذرین
جو اپنے تئین مستحق اجرا کرانے اون ڈگریات کا بذریعہ کسی
قسم کے انتقال کی ظاہر کرتے ہون ایسی درخواستونکا
بلا امتیاز منظور کرنا باعث تکلیف وطول مقدمات کا ہوتا ہے —

قرضہ ڈگری شدہ کی یعنی ایسے قرضہ کا جسکے دئے جانے کا
کسی ڈگری مین حکم ہو قرق کرنے سے یہہ لازم نہین آتا
کہ اوس ڈگری کا اجرا بند ہوگا اوس قرقی کا یہہ اثر ہوتا ہے
کہ مدیون ڈگری مذکور اپنے داین کو اوس قرضہ کے فوراً
ادا کرنے سے ممنوع ہو جاتا ہے لیکن اگر دوران قرقی مین
وہ قرضہ یا اوسکا کوئی جزو بذریعہ اجرا کے وصول ہو کر عدالت
مین آوے تو وہان وہ قرضہ زیر قرقی رہتا ہے اور اوسکی
نسبت صرف بموجب احکام دفعہ ۲۷۴ ضابطہ دیوانی کے
کارروائی ہو سکتی ہے اگر یہہ ضرور ہو کہ کسی مدیون کا
وہ استحقاق زر نقد کہ جو اوسکو دوسری ڈگری مین حاصل
ہو قرق کیا جاوے تو عموماً یہہ بموجب دفعہ ۲۳۰ ضابطہ
دیوانی کے بذریعہ تقرر منجر یعنی مہتمم کے جو اوس ڈگری کا اجرا
کرا دے ہونا چاہیے عدالت قرق کنندہ ڈگری کو کچھہ
نہین چاہیے کہ اوس ڈگری کا نیلام کرے الا اوس صورت
مین کہ کوئی وجہہ معقول ایسا کرنے کی اوسکو ظاہر ہو اور ایسی صورت مین حاکم عدالت کو
چاہیے کہ اپنے حکم مین وجہہ حکم کی بہی تحریر کرے —

مثلاً مقدمہ اجراء ڈگری مین مدعا علیہ نے مدعی کی ڈگری کو کہ جسکی رو سے

(۳۵) جبکہ بعد قرق کر لے کسی قرضہ ڈگری شدہ یا قیمتی مدیون کے عدالت قرق کنندہ قرضہ کو نیلام کرے یا واسطے وصول کرنے اوسکے ایک منیجر مقرر کرے تو خریدار قرضہ کا صورت اول مین اور منیجر صورت آخر مین حسب مراد دفعہ ۲۳۴ کے مشتری ڈگری متصور ہوگا اور اوسکو اجرا کرانے ڈگری کا منصب حاصل ہے — اگر شخص مذکور ایسی درخواست کرے تو حاکم عدالت کو چاہیے کہ اوسے منظور کرے الا اوس صورت مین کہ بعد سماعت عذرات جملہ فریقین کے یا دینے موقع فریقین مذکور کو واسطے حاضر ہونے عدالت کے حاکم عدالت کے جسکے روبرو درخواست پیش ہو یہہ راے ہو کہ بوجہہ انتقال سابقہ یا دیگر وجہہ خاص کے جو تقرر یا نیلام از طرف عدالت قرقی کنندہ

اوسکو نوسو پچیس ۹۲۵ روپیہ باقیتی تہے قرق کرایا اور بموجب دفعہ ۲۳۶ ضابطہ دیوانی کے حکم امتناعی منظرگاہ عام پر عدالت مین لگادیا گیا اور نقول حکم مذکور مدیونان کو دیگئین بعدہ ڈگری کا نیلام ہوا اور مدعاعلیہ نے بیش روپیہ کو خریدا — پر طبق اپیل خاص از طرف مدعیکے اس بنا پر کہ نیلام بے قاعدہ تہا کیونکہ حکم امتناعی کا میرے اوپر تعمیل نہین ہوئی (تجویز ہوئی) چونکہ حکم امتناعی بموجب دفعہ ۲۳۶ کے تہا تو نیلام باضابطہ ہوا یہہ بہی تجویز ہوا کہ عدالت جاری کنندہ ڈگری کو نہین

کے ہو اوس سے سائل کو بعد وصول ہوجانے زر ڈگری کے
استحقاق پانے زر مذکور کا نہین ہوجاتا — وہ مباحثے جو ایسی
درخواستونکے وقت پیش ہوتی ہین اس سبب سے پیدا ہوتی
ہین کہ عدالت قرقی کنندہ قرضہ ڈگری شدہ کو جو علاوہ ڈگریدار
براے نام کے کسی شخص ثالث کا یافتنی تہا قرق کرلیا بلکہ یہہ
بحث منجانب شخص معترض کے بہی کہ جو بعد منظور ہونے
درخواست کے عدالت مین آوے پیش ہو سکتی ہے ایسی
صورت مین اعتراض مذکور کا غور کرنا بموجب دفعہ ۲۷۸ کے لغایت
دفعہ ۲۸۳ کے زیادہ تر ہونا چاہئے مگر اعتراض کا کچہہ بہی سبب ہو حاکم عدالت
کو ہمیشہ چاہیئے کہ اوسکی نسبت خوب غور کرے کیونکہ اگر اوسکے حکم کا نتیجہ ہوگا
کہ شخص غیر مستحق کو روپیہ ملجاوے تو ڈگریدار اصل مالک مختار کو واسطے
واپس پانے اوسکے اوس شخص پر نالش علحدہ کرنی پڑیگی —
جب حاکم عدالت سے یہہ درخواست کیجاوے کہ اوس عدالت کی
ڈگری کسی دوسری عدالت کو واسطے اجراء کے بہیجی جاوے

چاہیئے تہا کہ ڈگری مدعیکو نیلام کرنے بلکہ بموجب دفعہ ۲۹۴ کے واسطے الغاء
کرانے ڈگری کے منیجر مقرر ہونا چاہیئے تہا — ملاحظہ کرو لطف النساء مقدمہ بنام
ہوما لسنگہ جلد ۳ بنگال لاریپورٹ صفحہ ۱۰۸ —

تو ہوسے چاہیئے کہ اول اس بارہ مین اطمینان حاصل کرے
کہ سایل کو منصب کرانے اجراء اجراد کا حاصل ہے یا نہین
اور وہ ڈگری اوس عدالت کی حدود اختیار کے اندر جاری ہین
ہو سکتی پہر اوسی چاہیئے کہ ایک نقل ڈگری کی بلا شمول
فیصلہ یا کسی دیگر امر کے اور نیز نقل کسی حکم کے جو بموجب دفعہ
۲۳۲ - اور دفعہ ۲۴۸ کے صادر ہوا جس سے سایل کو منصب
اجراء کرانے کسی ڈگری کا حاصل ہوتا ہو تیار کراسے اور نیز ایک
سارٹیفکٹ اس امر کا کہ تاریخ دینے سارٹیفکٹ تک ایفاء
ڈگری کا کسقدر ہوا اور نیز تاریخ اخیر کارروائی کی جو واسطے
قایم رکھنے اثر ڈگری کے کی گئی ہو مندرج ہونے چاہیئے اور صرف
یہہ ہی کاغذات اوس عدالت کو جہان اجرا کرانا مطلوب ہو
بہیجے جانے چاہیئے —

کارروائی اپیل

(۳۷) درصورت دایر ہونے اپیل بناراضی فیصلہ کسی عدالت مرافعہ
اولی کے صرف نقل الف واسطے اپیل کے عدالت اپیل کو بہیجی جاوے
الاوسطو نہین کہ حسب منشاء دفعہ ذیل عدالت اپیل دیگر کاغذات
کو بہی طلب کرے جب اپیل کسی ایسے امر پر مبنی ہو جسکا ذکر

نمبری (ب) مین ہے تو اپیلانٹ کو چاہئیے کہ عدالت اپیل کو
اطلاع دے کہ نمبری (ب) بھی درکار ہوگی —

(۳۸) عدالت اپیل کو چاہئیے کہ مقابلہ اپیل کو صرف بلحاظ اون
کاغذات کے جو نمبری (الف) مین شامل ہون سماعت کرے الا
اوس صورت مین کہ اگر عدالت اپیل کا یہہ اطمینان ہوجاوے
کہ نمبری (الف) کسی طرح پر ناکمل ہے تو عدالت مذکور عدالت
مرافعہ اولی سے کوئی کاغذ یا اظہار جو کم ہو و نیز نمبری (ب)
اگر حسب قواعد دفعہ ۳۷ کے درکار ہو طلب کرے مگر ان
دفعات سے یہہ مطلب نہین ہے کہ عدالت اپیل کے اون
اختیارات مین جو بموجب دفعہ ۵۶۶ و ۵۶۷ و ۵۶۸ و ۵۶۹ کے عدالت
اپیل کو حاصل ہین کسی طرح پر خلل آوے —

(۳۹) ہر حکم عدالت اپیل کا جو حسب دفعہ اخر الذکر یا دفعہ ۵۶۶
۵۶۷ و ۵۶۸ کے ہو دوران سماعت اپیل مین عام عدالت
مین سنانا چاہئیے اور حکم کے دینے کے وجوہ عام طور پر
تحریر ہونا لازم ہے اور نیز ایک فرد احکام و وجوہات حسب
منشاء دفعہ ۳۸ تحریر ہونی ضرور ہین —

(۴۰) اگر اپیل خاص یا اپیل درجہ دوم کسی عدالت اپیل کے حکم کا

عدالت العالیہ ہائی کورٹ مین دائر ہو تو عدالت کو چاہئے
کہ عدالت ہائی کورٹ مین نتھی (الف) عدالت مرافعہ اولی یا کل
اور کاغذات مفصلہ ذیل اپنے یہان سے جو ایک نتھی زاید قرار
دیجاوے روانہ کرے —

(۱) (۱) فرد تحریری احکام و وجوہات جسکا دفعہ اخرالذکر مین مذکور
ہے اگر کوئی ایسا حکم تحریر ہوا ہو — (۲) ایک فرد کل احکام
کی جو عدالت اپیل سے نسبت تبدیلی فریقین کے صادر ہوئی
ہو — یا دوران سماعت اپیل سے متعلق ہون اور ایک فرد
کل واقعات اہم کہ جو دوران اپیل مین درپیش ہوئے ہون
(۳) اظہارات جو عدالت اپیل کے بروقت سماعت اپیل
کے تحریر کئے گئے ہون اور کوئی دستاویزات جو عدالت اپیل
مین بموجب کسی حکم کے پیش ہوئے ہون — (۴) کاغذات
اور اظہارات جو بموجب حکم عدالت اپیل کے عدالت موصوف
کو بھیجے گئے ہون اور وقت سماعت اپیل کے اور بر سر اجلاس
پڑھے گئے ہون — (۵) فیصلہ عدالت اپیل (۶) ڈگری عدالت اپیل

متفرقات

اگر ہدایات مذکور الصدر کی قرار واقعی تعمیل کیجاوے تو وقت اختتام

سماعت مقدمہ کے عدالت مرافعہ اولی مین حملہ کاغذات موجودہ
مثل کے دو حصہ جداگانہ ہوجاوینگے ایک تو نتھی (الف) یعنی
کاغذات متعلق سماعت مقدمہ دوسرے نتھی (ب) کہ جسمین
حکمنامجات عدالت اور عرائض معہ احکام جو اونپر صادر ہوئے
ہون و بیان حلفی وغیرہ شامل ہونگے اور اس نتھی مین
کوئی کاغذ جو فریقین مقدمہ کا ہو شامل نہین ہوگا اور یہہ نتھی
نتھی حکمنامجات کہلاویگی عرائض فریقین ڈگری یا اونکے
قایم مقامان کے یا سوالات جو منجانب ڈگریدار یا مشتری ڈگری
کے دوران مقدمہ اجرائے ڈگری مین گذرے ہون اور تنقیحات
جو اوس وقت مین قایم ہوئے ہون اور شہادت
لسانی یا دستاویزی جو تحریر ہوئی ہو اور حکم اور فیصلہ
عدالت کا جو صادر ہوا ہو یہہ سب نتھی (الف) مین شامل
ہونا چاہئے اور باقی عرائض اور کاغذات اجرائے ڈگری
کے نتھی (ب) مین لگانے چاہئے *

قاعدہ بابت ترتیب نتھیات (الف) و (ب)

ہر مقدمہ ابتدائی مین حاکم عدالت کو جسکے روبرو وہ مقدمہ پیش
ہوے چاہئے کہ خواہ وہ مقدمہ یکطرفہ ہو یا نہ ہو ایک

نہیں جسکو نبھی (الف) کہتے ہین کاغذات مفصلہ ذیل کی بسبب ترتیب ذیل طیار کرے —

اول عرضی دعوی معہ کسی فرد کے جو اوسکے ساتھہ داخل ہوئی ہو اور اگر کسی دستاویز کی روسے دعوی ہو تو وہ دستاویز مقدمات متفرقات مین عرضی اوس فریق کی جسنے عدالتمین درخواست کی ہو بجاے عرضی دعوی اسکے ہوگی —

(۲) - بیانات تحریری فریقین کے اگر کوئی ہون — مقدمات متفرقات مین جواب تحریری —

(۳) جوابات ایسے سوالات تحریری کے جو بموجب احکام دفعہ ۱۲۵ و ۱۲۹ - و ۱۳۰ ضابطہ کیئے گئے ہون اور دستاویزات جو روبروے احکام دفعہ اخر الذکر کے طلب کیئے گئے ہون —

(۴) وہ تنقیحات جسکو فریقین نے اپنی رضامندی سے عدالت مین داخل کیا ہو یا جسکو عدالت نے مرتب کیا ہو* اور نیز تنقیحات ترمیم شدہ اور تنقیحات مزید اگر کوئی ہون —

(۵) حکمنامہ نیابت معہ درخواست نالشی و وکالتنامہ

* یہہ ان اصلاح کی عدالتوں مین مثل ب مین شامل ہونا چاہیئے —

وفیصلہ پنچان و کارروائی اظہارات و دستاویزات جو روبروئے پنچان پیش ہوئے ہون —

(۶) احکام انتناعی یا قرقی قبل از فیصلہ معہ کیفیت ناظر اور جملہ عوالیض متعلق اوسکے —

(۷) اظہارات گواہان جو عدالت مین تحریر ہوئے ہون — یہہ اوس ترتیب سے جیسے گواہونکا اظہار ہوا شامل ہونے ضرور ہین —

(۸) اظہارات گواہان کے جو معرفت اہل کمیشن کے لیئے گئے ہون — اور اونمین تخصیص ہاین ایسے اظہارات کے جو عدالت مین پڑہے گئے ہون دکہلانے چاہیئے — کیفیت انہین ولفقہ خجات شمولہ اوسکے معہ پروانہ اسمی امین —

(۹) دستاویزات جو دوران سماعت مقدمہ مین فریقین کی جانب سے پیش ہوئے ہون — ہر دستاویز پر نشان لگانا چاہیئے اور تاریخ داخلا اور دستخط حاکم کی تحریر ہونی ضرور ہین —

(۱۰) راضی نامجات وصلحنامجات اگر کوئی ہون —

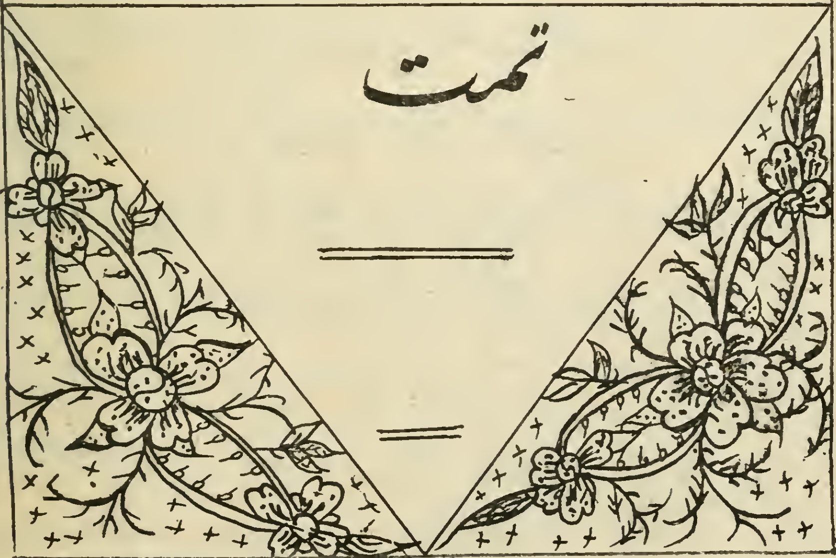
(۱۱) فیصلہ —

(۴۲) دگری

واسطے ترتیب کرنے نتھی الف کے ہر دستاویز جو شہادت
مین پیش اور داخل کی گئی ہو اور جسکو عدالت رکھنے کی
مجاز ہو اور نیز بقول جز اہم ایسی دستاویزات کے جو
طرف اسیے فریقین سے پیش ہوئے ہون اور جنکو عدالت
رکھنے کی مجاز نہین ہے شامل نتھی الف ہونی چاہئے
ہر دستاویز جو شہادت مین پیش ہوئی ہو اور
نہ لی گئی ہو اور نیز ہر دستاویز جو بعد داخل ہونے عدالت
کے سماعت مقدمہ مین کار آمد نہوئی ہو بعد ثبت
کرنے نشان کے فریقین پیش کنندہ کو واپس ہونے
چاہئے اور عدالت مین وہ کبھی بھی نہ رہنے چاہئے
اگر نامنظور ہو تو اوسپر لفظ نامنظور اور اگر واپس ہو
تو لفظ واپس تحریر ہونا ضرور ہے اگر کوئی دستاویز جو
کسی طرح پر شہادت مین کام آوے کسی ایسے
مقدمہ کی مثل مین شامل ہے جہاں سے وہ حسب ضابطہ
علیحدہ نہیں ہو سکتی یا اگر وہ رقم درج بھی ہے کہ معقول
طور پر وہ اپنی جلد سے علیحدہ نہین ہو سکتی

تو اوسکو شامل نتھی الف ہمیشہ کے لیئے نہ کرنا چاہئے بلکہ بعد ثابت ہونے کے اگر ثبوت ضرور ہو اور بعد ملاحظہ عدالت اور فریقین کے اوسکو اپنی جگہ مین رکھنا چاہئے اور ایک نقل مقدمہ مین اوسکے شامل نتھی الف ہونی ضرور ہے — اسیطرحپر اگر کوئی حاکم عدالت کسی مقدمہ کے کاغذات کو طلب کرے تو اون کاغذات کی نقل بھی حسب قاعدہ مرقومہ بالا شامل ہوگی — اگر کوئی دستاویز ایسی ہو کہ جو اصل تو شامل مثل نہو سکے اور نقل سے منشاء حاصل نہ ہوتا ہو تو ایک کاغذ شامل نتھی الف ہونا چاہئے جسمین خلاصہ کیفیت دستاویز مذکور اور جاے حراست اوس دستاویز کا بیان ہونا ضرور ہے ہر مثل کے ساتھہ ایک فہرست ہونی چاہئے اسمین ہر دستاویز و کاغذ جو مثل مین شامل ہو اوسکا بذریعہ نمبر کے اظہار ہونا ضرور ہے — اگر کوئی کاغذ مثل سے واسطے کسی دوسرے مقدمہ کے علیحدہ کیا جاوے تو فہرست مین اوسکا اظہار ہونا ضرور ہے — سوائے کاغذات مذکور کے باقی کاغذات نسبت شامل نتھی ب ہونا چاہئے — اجراے ڈگری مین اور حوا

ڈگریدار و درخواست ہائی بموجب دفعہ ۲۱۲ و دفعہ ۲۰۵ و دفعہ ۲۱۱ و اطلاعنامجات دفعہ ۲۱۶ و پروانہ قرقی یا دخل و اشتہارات کیفیت تعمیل حکمنامجات مذکور — روبکار عدالت عامل نیلام جملہ درخواست ہاے مدعاعلیہ بابت اعتراضات نسبت اجراء ڈگری و درخواست ہائے ڈگریدار نتھی الف مین شامل ہونگے فرد حساب وجملہ رسیدات جنمین الفاء زر ڈگری خبراً یا کلاً ہون اسی نتھی مین شامل ہونگی سرکلر آرڈر عدالت العالیہ ہائی کورٹ کلکتہ نمبری ۱۳ مورخہ ۱۸ جولای ۱۸۶۷ع ان اضلاع مین سمن بلطرفہ کا شامل نتھی الف ہوتا ہے — تمام شد



صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۸	وغیرہ اکثر نظایر	وغیرہ و اکثر نظایر
۲	۱۲	ایکٹ ہذا	ایکٹ ۱۰
//	۱۵	سوالات پوچہنے کے	سوالات کے پوچہنے کی
۴	۲	جائے	چاہیئے
۵	۱۶	ہو	ہوئی
۷	۱۲	ہونے چاہیئے	ہونے چاہین
۸	۱۲	جیسی مدعی دعوی	جن سے دعوی مدعی
//	۱۶	درضورت	درصورت
۱۰	۳	اوسیوقت	اوسوقت
//	۱۴	فریق مقدمہ	فریقین مقدمہ کو
//	۱۵	مرتبہ	مزید
۱۱	۱	جیسّے	جنسے
//	//	کرانا چاہیئے	نہ کرانا چاہیئے
//	۵	سمجہے	سمجہین
۱۲	۱	وقت	دِقّت
//	۱۵	اپنے تائین	اپنے تئین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲	۱۶	نہین رکہے	نہین رکہین
۱۲	۱۶	متنازعہ	غیرمتنازعہ
۱۶	۲	چاہئے	چاہین
//	۳	جسکی	جنکی
//	۶	ہونی چاہیئے	ہونی چاہین
//	۱۶	برون صاحب کاکامن	برون صاحب کاکامن لا
۱۷	۳	قضیہ	قصہ
//	۹	گواہ بخبر	گواہ کو بخبر
//	۱۷	پنڈیون	پنڈویون
۱۸	۶	حاکم عدالت کو	توحاکم عدالت کو
۲۱	۱۵	اول گواہ کا	گواہ کا اول
۲۲	۱۴	اونکی نسبت	اوسکی نسبت
۲۳	۱۲	ایسی کوشش	کوشش
۲۴	۱۵	ہوتی ہے	ہوتی ہین
۲۵	۱	اوردرصورت	درصورت
//	۹	ہوی تہی	ہوئی ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶	۱۶	اوسی	اوس سے
۲۸	۱۰	ہونا چاہیئے	ہونی چاہین
//	۱۳	یہہ خیال کہنا	یہہ خیال رکہنا
۲۹	۶	متصدقہ	مصدقہ
//	۱۷	اطمینان	امتحان
۳۰	۱۳	ہونی چاہیئے	ہونی چاہین
۳۱	۱	اعتراض	اغراض
//	۴	اونکی	اوسکی
۳۲	۹	کیبری	کری
۳۴	۹	وہ اس اس	وہ اس
۳۵	۱۲	اتفاقاً	انصافاً
//	۱۳	آپکو	اونکو
//	۹	ہونا	ہونی
۳۶	۳	ہونا	ہونی
//	۱۶	دیوانی	دلوانی
۳۷	۷	اظہار آمین	واظہار آمین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٣٧	١٤	کسی قدر	کسقدر
//	١٤	بعد اس سطر کے جو عبارت ہے وہ شرح ہے	
٣٨	١٣	بعد اس سطر کے جو عبارت ہے وہ شرح ہے	
٣٩	٥	دفعہ ٢٣٣	دفعہ ٢٣٢
٤١	٨	دفعہ ٢٧٣	دفعہ ٢٧٢
٤٣	٤	قرقی کنندہ	قرقی کنندہ نی
٤٤	٢	اجراء اجراء	اجراء
٤٤	١٢	چاہیئے	چاہین
٤٥	٩	اخبارات	اختیارات
//	١٥	ہونا لازم ہے	ہونی لازم ہین
٤٧	١٤	لگانی چاہیئے	لگانی چاہین
٤٨	١١	ضابطہ کی	ضابطہ دیوانی کے لئے
٥١	٧	شامل ہوگی	شامل مثل ہوگی

تمت





Bengal. High Court of
Judicature
Hidayat namah karva'i
muqaddamat-i divani